مجوزہ آئینی پیکیج اور دینی حلقوں کے تحفظات:

نیا آئینی پیکیج آچکا ہے اور آنے والے دنوں میں کچھ معلوم نہیں کہ کیا بنتا ہے؟ لیکن آئینی پیکیج پر دینی حلقوں کے تحفظات ہیں جو بہت واضح ہیں کہ مکمل متن کے ساتھ اس کی تفصیلات پریس کو جاری کی جائیں تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سیکولر قوتوں اور قادیانیوں سمیت ایک عرصہ سے ایسی قوتیں جو دستور کی اسلامی دفعات خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے قانون کو غیر مؤثر اور ختم کرنے کے درپے ہیں، کا خفیہ ہاتھ اپنا کام بلکہ وارنہ کر جائے۔ اس صورت حال پر ممتاز دینی سکالر اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی نے ۲۵ رمئی ۲۰۰۸ء کو جامع مسجد احرار چناب نگر میں ''محاسبۂ قادیانیت سیمینار'' سے خطاب کرتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ہم ان سطور کے ذریعے تمام دینی وسیاسی حلقوں خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ نئے آئینی پیکیج کا بادی النظر میں بھی مطالبہ کریں اور بغیر تحفظات کے قوم کو حقیقی صورتحال سے آگاہ فرمانے کی ذمہ داری نبھائیں۔

پاکستان، قادیانی اور بھٹو مرحوم

احمدی مسئلہ! یہ ایک مسئلہ تھا جس پر بھٹو صاحب نے کئی بار کچھ نہ کچھ کہا۔

ایک دفعہ کہنے لگے: رفیع! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو پاکستان میں وہ مرتبہ دیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔ یعنی ہماری ہر پالیسی ان کی مرضی کے مطابق چلے۔

ایک بار انھوں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہے؟

ایک دن اچانک مجھ سے پوچھا کہ کرنل رفیع الدین! کیا احمدی آج کل یہ کہہ رہے ہیں کہ میری موجودہ مصیبتیں ان کے خلیفہ کی بددعا کا نتیجہ ہیں کہ میں کال کوٹھڑی میں پڑا ہوں۔

ایک مرتبہ کہنے لگے کہ بھئی اگر ان کے اعتقاد کو دیکھا جائے تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اور اگر وہ مجھے اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو کوئی بات نہیں پھر کہنے لگے: میں تو بڑا گناہ گار ہوں اور کیا معلوم کہ میرا یہ عمل ہی میرے گناہوں کی تلافی کر جائے اور اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہ اس نیک عمل کی بدولت معاف کر دے۔

بھٹو صاحب کی باتوں سے میں یہ اندازہ لگایا کرتا تھا کہ شاید انھیں گناہ وغیرہ کا کوئی خاص احساس نہ تھا لیکن اس دن مجھے معلوم ہوا کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔'' (''بھٹو کے آخری ۳۲۳ دن''، از کرنل رفیع الدین)